ڈاکٹر محمد سفیر

بیجنگ + ۵ کانفرنس تاریخ و مقاصد

نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

تاریخی پس منظر

مغربی دنیا اور مشرقی معاشرہ میں عورت کے مقام و کردار کے بارے میں مختلف اسلوب رہے ہیں جو بالکل ایک دوسرے کے برعکس ہیں مغرب نے عورت کو خاص نقطہ ء نظر سے دیکھا ہے جبکہ مشرق میں عورت سے متعلق تصوارت اور نظریات تقدیس و تکریم کے حامل تھے خاص طور پر تحریک احیائے علوم کے بعد یورپ نے جب مادی ترقی اور صنعتی ترقی کی طرف قدم بڑھائے تو اس علم میں عورت کا کردار محض ایک ورکر کا تھا بس اس کے بعد عورت گھر کی چار دیواری کی حد سے باہر نکلی آئی اور دن بدن عورت کا وجود معاشرہ میں بے وقعت ہوتا چلا گیا مغرب نے عورت کو جنس کی تسکین کا ذریعہ سمجھ لیا۔

بیسویں صدی میں مغرب اور امریکہ نے عورت کو اخلاقی طور پر دیوالیہ کر دیا جبکہ مشرقی اقدار و روایات ابھی تک مختلف تھیں مشرق میں عورت ایک خاص مقام کی حامل تھی اور خاندان کی وحدت کی علامت تھی۔ یورپ نے اس معاملے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے مشرقی معاشرے کی عورت سے اسکا عورت پن چھیننے کی منصوبہ بندی شروع کی تاکہ وہ اپنی طرح یہاں کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو بھی کھوکھلا کر سکیں اسی ضمن میں تحریک آزادی نسواں کے نام سے یہودی لابی نے مختلف ممالک میں مختلف ناموں سے عورتوں کی انجمنیں قائم کیں ادھر یورپ اور امریکہ اس منصوبہ بندی میں بھی مصروف رہے کہ کس طرح ہم دنیا کو ایک نظام کے زیر نگیں کر سکتے ہیں انکے مفکرین نے سوچ بچار کے بعد نیو ورلڈ آرڈر کی صورت میں ایک نظام فکر روشناس کرایا اس نظام کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور اس نظام میں عورت کو پیسہ اور دولت اکھٹی کرنے کا ایک ذریعہ اور عنصر قرار دیا۔

اس سلسلے میں دنیا کے مختلف ممالک میں خواتین کے مسائل سے متعلق کانفرنسیں منعقدہ ہوئیں جو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم اور غیر ملکی حکومتی اداروں کے زیر اہتمام ہوئیں۔

اس سلسلے میں جو کانفرنسیں ہوئیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

۱۔ عالمی خواتین کانفرنس میکسیکو امریکہ ۱۹۷۵ء

۲۔ عالمی خواتین کانفرنس کوپن ہیگن' ڈنمارک ۱۹۸۰ء۔

۳۔ عالمی خواتین کانفرنس نیروبی، کینیا ۱۹۸۵ء

۴۔ عالمی بہبود آبادی کانفرنس۔ قاہرہ، مصر ستمبر ۱۹۹۴ء

۵۔ عالمی خواتین کانفرنس بیجنگ، چین ۱۶ ستمبر ۱۹۹۹ء

۶۔ ایشیاء کی کانفرنس بنکاک، تھائی لینڈ ۲۶ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۹

۷۔ چھٹی افریقی ممالک کی کانفرنس برائے خواتین ادیس ابابا، ایتھوپیا، بمورخہ ۲۲ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء

۸۔ دوسری عربی کانفرنس بیروت، لبنان دسمبر ۱۹۹۹ء

۹۔ یورپی کلچرل کانفرنس جینوا، سویٹزرلینڈ ۱۹ تا ۲۱ جنوری ۲۰۰۰ء

۱۰۔ آٹھویں وسٹی و لاطینی امریکی کانفرنس لیما پیرو ۸ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء

۱۱۔ بیجنگ کانفرنس نیویارک ۵۔ ۹ جون ۲۰۰۰

ان تمام کانفرنسوں میں عورت اور اسکی شخصیت و کردار کے بارے میں مختلف مباحث اور اہداف طے کئے جاتے رہے اور اس میں بنیادی طور پر قدیم یونانی فلسفہ کے مطابق "تہذیب" کی حد یہ ہے کہ عورت ہو جائے اور عورت کی ترقی کی حد یہ ہے کہ طوائف بن جائے، کا رویہ اختیار کیا گیا۔

عالمی بہبود آبادی کانفرنس قاہرہ ہوا اس کے بعد بیجنگ میں منعقدہ خواتین کانفرنس اد دونوں کیمقاصد بالترتیب یوں سامنے آئے۔

اول الذکر کے بعد کنڈوم کلچر کو عام کرنے کی مہم تیز کی گئی جبکہ ثانی الذکر کا بنیادی مقصد عورت کے بنیادی حقوق کا تحفظ رکھا گیا جس کے ضمن میں جو سیاسی ایجنڈا طے پایا وہ کچھ اس طرح سے ہے۔

ضبط و تولید کی آزادی، خواتین کو اسقاط حمل کی اجازت ہم جنس پرستی کو قانونی حیثیت دینے اور خواتین کو مسلمہ مذہبی و معاشرتی روایات کے علی الرغم بے محابا آزادی دینے کے معاملات شامل تھے۔

خاندانی نظام کو ختم کرنے کی مسلسل جدوجہد

Women 2000 کانفرنس یا بیجنگ + ۵ کانفرنس

اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کے جاری کردہ سرکلر ۲ / ۱۰۰، بمورخہ ۷ ۹ / ۱۲ / ۱۲ اور ۵۲ / ۲۳، بمورخہ ۸۸ / ۴ / ۶ میں جولائی ۱۹۸۵ء میں منعقد ہونے والی خواتین سے متعلق کانفرنس کی پیش رفت کے بارے میں چند معلومات کو جمع کرنے کی تلقین کی گئی اور اسکے علاوہ ان خطوط میں ۱۵ ستمبر ۱۹۹۵ کو بیجنگ میں ہونے والی

کانفرنس میں طے پانے والے امور کے نفاذ کے بارے میں بھی پوچھا گیا اور اس کانفرنس کے اہداف پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی گئی۔

اسی سرکلر میں حکومتوں سے "کمیٹی برائے عورت مرکز" کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اپنے ممالک میں تمام حکومتیں منصوبہ بندی اور پلاننگ کریں اور اپنی تجاویز و منصوبہ بندی مرکز کو ارسال کریں۔

اکتوبر ۱۹۹۸ء میں اقوام متحدہ نے ایک فارم حکومتوں کو بھیجا جس میں بیجنگ کانفرنس میں طے پانے والے امور سے متعلق سوالات کیے گئے تھے اور اس میں یہ بھی کہا گیا کہ جو اعتراضات اس ضمن میں درپیش ہوں انکو بھی جمع کر کے ارسال کیا جائے۔

ان جوابات کو بھیجنے کے لئے اپریل ۱۹۹۹ء کے آخر تک کا وقت مقرر کیا گیا مگر جوابات میں تاخیر ہوئی دسمبر ۱۹۹۹ء میں ۱۳۵ جوابات مرکز میں موصول ہوئے جبکہ ۱۸۹ جوابات کو موصول ہونا چاہیے تھا۔

اسکے بعد دوسرا مرحلہ طے کیا گیا تو اسوقت مئی ۲۰۰۰ء میں ۱۴۷ جوابات موصول ہوئے منصوبہ بندی والے جوابات کی تعداد ۱۱۹ رہی۔ اس پروفارمہ میں تین محور تھے۔

محور اول : اس میں دو جنسوں کے درمیان مساوات اور عورت کی فوقیت و برتری کی طرف زور دیا گیا۔

محور دوئم : اس میں مالی معاونت کے لئے تنظیمات اور اداروں کا قیام اور فروغ شامل ہے جو عورتوں کے مسائل اور آزادی کی علمبردار ہوں۔

محور ثالث : درج ذیل امور کو اولیت دینا

۱۔ عورت اور غربت　　۲۔ عورت کی تعلیم

۳۔ عورت اور حفظان صحت　　۴۔ عورت اور تشدد

۵۔ عورت اور مسلح تصادم　　۶۔ عورت اور معاشی عدم مساوات

۷۔ عورت اور حکومت　　۸۔ عورت کے انسانی حقوق

۹۔ عورتوں کی تعمیر و ترقی کے اداروں میں ۳۳ فیصد نمائندگی

۱۰۔ عورت کے ذرائع ابلاغ　　۱۱۔ عورت اور معاشرہ　　۱۲۔ چھوٹی بچی

اس کانفرنس میں دو اقسام کی کوشش کی گئی جو ماضی کے تسلسل سے ہم تک پہنچی ہیں ان میں قابل ذکر یہ ہیں : ایک رپورٹ تیار کی گئی جو تین اقسام پر مشتمل تھی :

۱۔ بیجنگ کانفرنس کی عام صورتحال پیش کرنے والی

۲۔ اس کانفرنس میں طے پانے والے امور کیلئے کی جانے والی کوششوں کی تفصیل و وضاحت کرنے والی

۳۔ اس میں نئے مسائل اور نئے افق کے تعین کے اہداف متعین کرنے والی اس سلسلے میں نیویارک میں ۳ تا ۱۷ مارچ کانفرنس ہوئی جو ۸۴ پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

بیجنگ + ۵ کے لئے بین الاقوامی کی ایک تنظیم بنائی گئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کا کام کرے گی۔ یہ "DAW" جو کہ عورتوں کی آزادی کی علمبردار تنظیم ہے اس کے ماتحت کام کرے گی اور اس کا اجلاس ۸ تا ۱۰ نومبر ۱۹۹۹ء بمقام بیروت ہو چکا ہے اور اس میں تمام دنیا سے لوگ شریک ہوئے اس کا موضوع بیجنگ + ۵ مستقبل میں کرنے کا فوری کام تھا۔

اس کے علاوہ ''اسقاط حمل کی عالمگیریت میں اس کے آثار و نوعیت'' کے حوالے سے بھی بحث ہوئی۔

اس ہی سلسلے کی ایک کڑی انٹرنیٹ پر "Watch Women" کی ویب سائٹ ہے جو عورتوں کے بارے میں بین الاقوامی تحقیقی ادارے "Instraw" اور اقوام متحدہ کے ادارے "Unifem" کی معاونت سے چل رہے ہیں۔

اس طرح ملکی سطح پر ایک نئے سلسلے کے آغاز کا پروگرام ہے جیسے Women Action 2000 کا نام دیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں ان تنظیمات اور اداروں کے اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش بھی کی گئی تا کہ بیجنگ کانفرنس کے اہداف حاصل کئے جا سکیں۔

بیجنگ + ۵ کی سوچ

اس کانفرنس کے آخر میں ایک موضوع '' جنس کے اعتبار سے قربت یا مساوی پن'' پر بھی بحث کی گئی۔ اس کا مقصد عورت اور مرد کے حیاتیاتی تصویر تخلیق کا جائزہ لینا ہے جس میں ان کے باہمی جنسی و معاشرتی تعلق کی محدودیت تک نہیں رہنا بلکہ انہیں برابر و مساوی سطح تک لانا ہے اور ان کے حیاتیاتی فرق کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو ثقافتی اور معاشرتی طور پر محدود کرنا ہے۔

اس وقت یعنی ۱۸ اور ۱۹ جون کو دنیا دو قطبوں میں تقسیم ہو گئی ایک طرف مغربی ممالک 'یورپی اتحاد' امریکا شامل ہیں دوسری طرف بعض اسلامی ممالک اور کیتھولک ممالک شامل ہیں۔

پہلے قطب والے جنسی تعلیم کے قائل ہیں۔

اسقاط حمل کی اباحیت کے قائل ہیں۔

جنسی آزادی اور ہم جنس پرستی کے قائل ہیں۔

نومبر ۱۹۹۹ء میں پیرو میں ہونے والی کانفرنس جس کا عنوان تھا ''بیجنگ + ۵ کام جن پر فوری عمل کی ضرورت'' اس میں درج ذیل مباحث و موقف اختیار کیا گیا۔

ایسا نظام جس کی بنیاد مرد و عورت میں مساوات پر ہو اور یہ ملکی سطح سے شروع ہو کر بین الاقوامی سطح

تک پہنچ جائے (رپورٹ صفحہ ۴)

- مرد کی اجارہ داری اور جنس برتری ابھی تک ہماری راہ میں رکاوٹ ہے ہمیں اس مسئلہ میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ (رپورٹ صفحہ ۷)
- بہت مواقع پر مرد اور عورت سے متعلق جنس کے موضوع پر مردوں سے سوالات اور بحث کی فضاء بنائی جائے اور اس بات پر غور کرتے ہوئے مردوں کا اجارہ داری کم کرنے کے نئے اور جدید طریقے دریافت کئے جائیں اور "نظام ابویت" کو نئے سرے سے متعارف کرایا جائے (رپورٹ صفحہ ۸)
- تمام حکومتی اور غیر حکومتی تنظیمات' سیاسی جماعتوں' ذرائع ابلاغ میں مساوات مرد و زن کے موضوع کو زیادہ سے زیادہ زیر بحث لایا جائے۔ (رپورٹ صفحہ ۱۰)

مساوات مرد و زن ترقی اور امن برائے اکیسویں صدی

۵ تا ۹ جون ۲۰۰۰ بمقام نیویارک

نئے بنیادی خاکہ کے اعلان پر دستخط جس میں چال چلن' ضابطہ اخلاق اور ازدواجی معاملات سے متعلق اقوام متحدہ کی ہدایات درج ہیں۔

ایسی دستاویزات جن میں جنسی رحجان Sex Orienation کی بناء پر امتیاز برتنے کی مذمت کی گئی ہے نمبر پیرا 201h میں ہے۔ "ایسے قوانین اعمال اور قواعد و ضوابط کو فروغ دیں ان کی تعمیل کرائیں جن سے جنس' نسل یا زبان' مذہب یا عقیدہ' معذوری' عمر یا جنسی رحجان کی بناء پر پائی جانے والی تفریق کی نفی ہو اور اس کا خاتمہ کیا جاسکے۔" اس کو آخری شکل میں یوں جاری کیا جارہا ہے۔

"j 102 جنسی رحجان کی بناء پر پائی جانے والی تفریق کو ختم کرنے کے لئے کاروائی کریں۔ ایسے قوانین پر نظر ثانی کریں یا انہیں منسوخ کریں جو ہم جنسی کو جرم قرار دیتے ہیں اس لئے کہ ایسے قوانین سے جو فضاء پیدا ہوتی ہے اس میں ان عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد کو ہوا ملتی ہے جو نسوانی ہم جنسیت میں ملوث ہیں یا ملوث ہو سکتی ہیں لہذا ان کے خلاف اس طرح کے تشدد اور اذیت کا تدارک ضروری ہے یہاں بغیر کسی وضاحت کے یہ بھی درج ہے کہ مختلف سماجی' سیاسی' اور معاشرتی حلقوں میں لوگوں نے کئی طرح کی گھریلو زندگی اختیار کررکھی ہے جو لوگ اقوام متحدہ کی بولی سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ "کئی طرح کی گھریلو زندگی" سے مراد ہم جنس عورتیں (Lesbians) ہم جنس مرد (Gays) اور غیر شادی شدہ جوڑے ہیں۔ انہیں عورتوں کا کتنا غم ہے کہتے

ہیں۔ عورتوں کو محنت مزدوری اور گھریلو کام کاج کے علاوہ افزائش نسل کا جو دہرا کام کرنا پڑتا ہے اس کا اعتراف نہ کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا میں عورتوں پر کام کے زیادہ بوجھ اور ان کے ساتھ غیر مساویانہ شراکت پر مستزاد مسلسل بڑھتے ہوئے بلا معاوضہ کام کے بوجھ اور بچے پیدا کرنے کا اجرت سے محرومی کا سلسلہ ختم ہونے کو نہیں آرہا عورتوں میں غربت کم کرنے کی جو بھی کوشش کی جاتی ہے وہ غیر موثر ثابت ہوتی ہے لہذا اب وقت آگیا ہے کہ عورتوں کو گھر کے کام کاج اور افزائش نسل کے کام کو پورا معاوضہ دیا جائے"

خواتین اور جنسی کارکن "Sexual Workers" کے حقوق کی پاسداری کی بھی باتیں کی جارہی ہیں۔

تعلیم نسواں کے پیچھے محرک اور انہیں گھر کا کام کاج نہ کرنے پر انہیں یوں اکسایا گیا ہے۔

عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں جن سے مرد و زن کی گھریلو ذمہ داریوں اور کام کاج میں مساوی شرکت کے اصول پر رائے عامہ ہموار ہو۔"

پیر نمبر 103C ، 56M میں ہے "فیملی کورٹس قائم کئے جائیں اور قانون سازی کی جائے جو ایسے فوجداری معاملات کا جائزہ لے جن کا تعلق گھریلو تشدد بشمول ازدواجی زنابالجبر (Marital Rape) اور جنسی تشدد سے ہو اور ایسے معاملات میں فوری انصاف مہیا کیا جائے۔"

اقوام متحدہ کی کاروائی عورت کو زنا، فحاشی اور اسقاط حمل کے حق سے نوازنے کے مترادف ہے اور اس کے بارے میں ان کے نزدیک ابھی کافی "پیش رفت" کے باوجود کام باقی ہے کیونکہ بیجنگ ڈیکلریشن کے پیراگراف ۹۵ کے مطابق عورتوں اور لڑکیوں کے افزائش نسل کے حقوق کو عام انسانی حقوق کا درجہ حاصل نہیں ہو سکا۔ مختلف معاشرتی تحفظات کے خاتمہ کا مطالبہ بھی کیا جارہا ہے۔

152d کے مطابق عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمہ کے لئے کئے گئے معاہدہ پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں اس بارے میں آپ کے جو تحفظات ہیں انہیں کم کردیں اور معاہدہ سے مطابقت نہ رکھنے والے تحفظات واپس لیں۔

بیجنگ کانفرنس کے مندرجات کے نفاذ کا حاصل

اس کانفرنس سے متعلق جو رپورٹ تیار کی گئی ہیں اس کے پیراگراف کی تعداد کو تین اقسام میں دیکھا جاسکتا ہے اور اس دوسری قسم کو بہت اہمیت دی جارہی ہے اور وہ ہے بھی بہت اہم جو کہ اس کانفرنس کے ان بارہ نکات پر ابھرنے والے اعتراضات کے علاوہ ان نکات کی تنفیذ کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

رپورٹ کا اختتام مستقبل کے حوالے سے پیش آنے والے چیلنج اور اس کی منصوبہ بندی پر مشتمل ہے۔ اسکے بنیادی مسائل کیا ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

شادی سے متعلق دولت و ثروت اور طلاق اور شادی میں تاخیر کا قانونی حق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ۱۹ پیراگراف ۴۸۔ معاشرتی ثقافتی سطح پر عورت کی حمایت میں بات کی جائے اور اس پر تشدد، تعداد ازواج، مرد کی اجارہ داری وغیرہ جیسے معاملات کو چھیڑا جائے پیراگراف ۱۰۰، ۱۰۲۔

اسقاط حمل کے بارے میں مختلف ممالک میں قانون سازی کی جائے پیراگراف ۲۴۹ غیر سرکاری تنظیمات کی زیادہ سے زیادہ تعداد اور ترقی کا فروغ اور اسکے ذریعہ بیجنگ کانفرنس کے ایجنڈے کا نفاذ۔ (پیراگراف ۴۶۴، ۴۶۸)

اس سلسلے میں عالمی بینک، افریقی بینک، یورپی بینک نے بہت بڑی تعداد میں رقم مختص کی ہے جو صرف بیجنگ کانفرنس کے ایجنڈا کے فروغ کے لئے دی جائے گی۔

بیجنگ + ۵ کانفرنس کے نتائج

اقوام متحدہ کو ماضی کے پانچ کام کرنے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کا ادراک ہو گیا ہے اور آئندہ آنے والے پانچ سالوں کی پابندی بھی کر لی گئی ہے۔ اب انہیں جس چیلنج کا سامنا ہے وہ تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

مساوات مرد و زن، بہبود، سلامتی، اور اسی میں تمام نکات آجاتے ہیں جو بیجنگ کانفرنس میں طے کیے گئے ہیں۔ عالم اسلام اور کیتھولک چرچ کے شدید احتجاج پر اس کو "انسان کے بنیادی حقوق" کا نام دے دیا گیا ہے۔ بیجنگ + ۵ کانفرنس اقوام متحدہ کے خصوصی کمیشن کا نام ہے۔ جسکا مقصد ایسی تحریکوں کا احیاء ہے جس کے تحت بے حیائی اور اخلاقی باختگی کو فروغ حاصل ہو اس میں تقریباً ڈیڑھ ہزار مندوبین سرکاری طور پر اور ۲۵ ہزار خواتین غیر سرکاری طور پر شریک ہوئیں۔

- جنس، نسل، مذہب، عقیدہ جسمانی معذوری، عمر یا جنسی رحجان کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت کرنے اور ختم کرنے کے لئے قوانین کی تیاری اور ان کا نفاذ کرنا (H-120)
- وہ قوانین جو ہم جنس پرستی کو جرم قرار دیتے ہیں ان کا جائزہ لینا اور انہیں منسوخ کرنا J-120
- خواتین پیداواری اور تولیدی، دونوں سرگرمیوں میں مصروف ہیں اس لئے انہیں گھریلو کام اور تولیدی کام دونوں کا معاوضہ ملنا چاہیے تاکہ دنیا سے غربت ختم ہو سکے۔ J -101
- طوائفوں کو جنسی کارکن کا خطاب دینا اور انکے حقوق کے تحفظ کے لئے دنیا کو اپنے احکامات سے مجبور کرنا J-102۔
- گھریلو ذمہ داریوں کا شماریاتی تجزیہ ممکن ہونے کی بنا پر خواتین پر نامناسب بوجھ پڑنے کی وجہ سے جو م توازن ہے اس کے لئے قانون سازی کی کوشش کرنا J-103
- گھریلو کام کرنے سے انکار پر ابھارنا۔

- ازدواجی عصمت دری کے لئے عدالتیں قائم کرنا
- عائلی تشدد اور جنسی بد سلوکی جیسے مجرمانہ معاملات کے لئے قانون سازی کرنا (M56,6 -103)
- قومی سطح پر قانونی اور انتظامی اصلاحات کے ذریعے عورتوں کو معاشی وسائل' جائیداد اور حقوق وراثت ایسے تمام معاملات میں مردوں کے مساوی حقوق دینا۔
- عورتوں کو زنا اور اسقاط کا قانونی حق دینا۔
- خواتین کے خلاف ہر طرح کا امتیازی سلوک ختم کرنا (D-102)
- خواتین کے سلسلے میں تمام موجودہ اور مستقبل کی قانون سازی کا جائزہ لینا تاکہ اس کنونشن سے مطابقت اور مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جائے (E-102)

اس کانفرنس میں طے کئے گئے بارہ نکاتی ایجنڈوں کی توثیق اقوام متحدہ سے ہونے کے بعد تمام ممبر ممالک پر حتماً نافذ کرنے کا پروگرام تھا اسکی خلاف ورزی پر اقوام عالم "مجرم ملک" کے خلاف ایکشن لینے کی مجاز قرار دی گئی تھیں۔

کانفرنس کے درپردہ مضمرات

- امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے اپنے ممکنہ حریف اسلام کا کردار ختم کرنا چاہتا ہے۔
- ملٹی نیشنل کمپنیوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے مغرب کو ہر جگہ سستی لیبر اور خام مال چاہیے۔ مرد و عورت کی تمیز ختم کر کے ہی یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی مزاحمت کرنے والی دینی قوت بھی غیر موثر ہو کر رہ جائے۔

اب ان حالات میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب Women's Empowerment کا ہائیڈروجن بم جو پھٹے گا تو انسانیت کے ذرات فضاؤں میں اڑیں گے۔

اور ان ہی ذرات کا اثر ہے کہ ہیلری کلنٹن کا کہنا ہے کہ امریکہ کی نوجوان لڑکیوں کا سب سے بڑا مسئلہ قانونی طور پر منعقدہ شادی سے پہلے ہی ان کا ماں بن جانا ہے (روزنامہ جنگ ۲۵ مارچ ۱۹۹۵)

بل کلنٹن نے بھی امریکی معاشرے کی تباہی کا رونا روتے ہوئے بیان دیا کہ "روحانیت کا فقدان امریکہ کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے" (۱۹۶۱ اکتوبر اکانومسٹ)

ان تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے چین' کیتھولک ممالک اور مسلم ممالک نے اس کو شدید مخالفت کی ہے اور اس تمام تر کوشش کو جنسی بے راہ روی اور اباحیت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اب اگر ان تینوں گروہوں کا جائزہ لیا جائے تو اس میں کیتھولک چرچ کی مخالفت سب سے زیادہ اہم اور قابل

توجہ ہے اگر عیسائیت کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو عیسائیت نے تعلیمات عیسوی کو چھوڑ کر آزادی کی راہ اختیار کی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائیت اپنا اصل وجود تک کھو بیٹھی اور ہر برائی افراط و تفریط نے اس میں جگہ بنالی یہی نہیں بلکہ اخلاقی تعلیمات کا بھی سرے سے وجود ختم ہو گیا اور عیسائی معاشرے جنس پرستی اور ہوائے نفس کا شکار بن گئے اور آج اگر کیتھولک چرچ اس بات کی مخالفت کر رہا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کے لئے عبرت و نصیحت کے کئی پہلو موجود ہیں جنہیں اگر سمجھا نہ گیا تو پھر ہمارے معاشرے بھی بد اخلاقی اور لاباحیت کا شکار ہونے سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے ہمارے معاشروں میں جس طرح عورتوں کے حقوق کی جنگ لڑنے والے ادارے جو عورت کو چادر اور چار دیواری میں نہیں دیکھ سکتے انہیں سر بازار رونق جہاں بن دینا چاہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہمارا میڈیا اس میں ان کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے اور خاندانی منصوبہ بندی 'کنڈوم کلچر' ایڈز کے بچاؤ سے متعلق ایسی چیزیں روشناس کرا رہا ہے جو بہتری کے بجائے مزید خرابی پیدا کر رہی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ عورت کے مقام کا تعین کیا جائے اور ہمارے معاشرے میں جس کو مکمل اسلامی معاشرہ نہیں کیا جا سکتا اس میں عورت کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کا ازالہ کیا جائے اور اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ اس کو دیا جائے اور اغیار کے کلیہ کو اختیار نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا بالکل ایسا ہے جیسے مخمل میں ٹاٹ کا پیوند لگا جائے۔

اور یہ بات طے ہے کہ عورت پر مرد کو قوام اگر بنایا گیا ہے تو اس میں شک کی گنجائش نہیں اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اسلام سرے سے عورت کی صلاحیت سے ہی منکر ہے ایسا نہیں۔

بلکہ بقول اقبال : نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد

پس عالم اسلام کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بین الاقوامی سطح کے فورم بنائے جہاں پر "عورت اور اسلام کی تعلیمات" جیسے موضوعات پر اہل قلم کو غور و فکر اور مستقبل میں اس کے بارے میں ممکنہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے عالم اسلام ہی کو نہیں مغربی دنیا کو بھی یہ باور کرا دے کہ اس منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے ہم عورت کو اس جائز اور عورت کے شایان شان مقام پر فائز کرنا چاہتے ہیں اور مغرب کو اس معاملے میں تقلید پر مجبور کریں کہ ہم بھیڑوں کی صورت مغرب کی تقلید کا شعار اختیار نہیں کریں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان ہی میں سے ہے اگر ہم نے ایسا کیا تو پھر ان کے جراثیم سے بچ نہیں سکیں گے آئیں ہم ان سے اثر لینے کی بجائے ان پر اثر انداز ہونے کا عزم کر لیں یقیناً کامیابی ہماری ہوگی۔